وفاق المدارس صوبہ سندھ
کی جانب سے مہتممین کے لیے خصوصی اجتماعات کا انعقاد

حضرت مولانا امداداللہ یوسف زئی
ناظم وفاق المدارس سندھ

وفاق المدارس العربیہ پاکستان الحمدللہ مدارس دینیہ کا دنیا کا سب سے بڑا وفاق ہے جس کی اساس تقویٰ، اخلاص اور للہیت پر رکھی گئی ہے۔ اس عظیم ادارے کی نصف صدی سے زائد عرصے پر محیط خدمات لوح ایام پر سنہری حروف کے ساتھ نقش ہیں۔ تمام تر ناموافق حالات کے باوجود وفاق المدارس العربیہ پاکستان نے وطن عزیز پاکستان کے کونے کونے میں علم و معرفت کی شمعیں روشن رکھنے کے لیے بے مثال جدوجہد کی ہے جس پر اہل حق سے وابستہ تمام طبقات بجا طور پر فخر کر سکتے ہیں۔ الحمدللہ زمانے کی رفتار میں تیزی کے ساتھ ساتھ وفاق کا دائرہ کار بھی روز افزوں وسیع ہوتا جا رہا ہے اور ہر سال وفاق کے ساتھ الحاق کرنے والے مدارس اور امتحان دینے والے طلبہ کی تعداد میں نمایاں اضافہ ہو رہا ہے۔ اس خوشگوار صورت حال نے جہاں وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ذمہ دار حضرات کے حوصلے بلند کر دیے ہیں، وہیں ذمہ داریوں میں بھی اضافہ ہو گیا ہے۔ وفاق کے اتنے بڑے نظم کو اس کی روایتی حسن ترتیب، معیار اور اعتماد کی اونچی سطح پر برقرار رکھ کر مزید ترقی واستحکام سے ہم کنار کرنے کے لیے اہل مدارس کے درمیان ربط وضبط کو مزید مستحکم کرنا اور وفاق کے اصول و مقاصد، قواعد وضوابط سے متعلق عمومی آگاہی پیدا کرنا وقت کی ایک ناگزیر ضرورت ہے۔ اس ضرورت کو سامنے رکھتے ہوئے وفاق المدارس کی جانب سے مختلف اقدامات ماضی میں بھی کیے جاتے رہے ہیں اور اس وقت بھی مختلف سطحوں پر کام جاری ہے۔

وفاق المدارس العربیہ کی سندھ شاخ نے اسی سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے مرکزی ناظم اعلیٰ وفاق المدارس حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہ کی مشاورت سے پہلے مرحلے میں کراچی میں اضلاع کی سطح پر وفاق سے

وابستہ مدارس کے مہتمین کے اجلاس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا۔ ابتداء ہر ضلع میں الگ اجتماع منعقد کرنے کی تجویز تھی تاہم بعد میں بعض اکابر کے مشورے پر یہ فیصلہ ہوا کہ دو دو اضلاع کو ملا کر تین اجتماعات منعقد کیے جائیں جن میں وفاق المدارس کے اکابر اور دیگر مشائخ کی شرکت یقینی بنائی جائے۔ ان اجتماعات کے بنیادی مقاصد درج ذیل تھے:

ا۔ دینی مدارس کے نظریے، مقاصد، تعلیم و تربیت کے معیار کی بہتری اور معاشرے میں کردار کو موثر بنانے کے لیے مذاکرہ، ہدایات اور تجاویز۔

۲۔ وفاق کے قواعد و ضوابط اور امتحانی نظام سے متعلق اہل مدارس کو زیادہ سے زیادہ آگاہی فراہم کرنا۔

۳۔ امتحانی نظام اور مقامی مراکز سے متعلق مدارس کی تجاویز، شکایات، مسائل اور آراء کا حصول۔

اول الذکر دو مقاصد کے لیے ان اجتماعات میں حضرت صدر وفاق، نائب صدر وفاق اور دیگر مشائخ و علماء اور منتظمین وفاق کے تفصیلی اور پر مغز بیانات رکھے گئے جن کا کچھ خلاصہ اگلی سطور میں آرہا ہے جبکہ آخری مقصد کے لیے اجتماعات میں شرکت کرنے والے تمام مہتمین حضرات کو ایک ایک فارم پر کرنے کے لیے دیا گیا جس میں انہوں نے اپنی تجاویز و مسائل تحریر کر کے دیں۔ ان شکایات و تجاویز پر تفصیلی غور و خوض کا عمل جاری ہے اور یہ طے ہوا ہے کہ جو بھی امور طے ہوں گے، ان سے متعلقہ حضرات کو باقاعدہ طور پر رابطہ کر کے آگاہ کیا جائے گا۔

ذیل میں تینوں اجتماعات کی مختصر رپورٹ پیش کی جاتی ہے۔

پہلا اجتماع مورخہ یکم جنوری بروز اتوار جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن میں منعقد ہوا جس میں کراچی کے ضلع شرقی اور وسطی کے مدارس کے مہتمین نے شرکت کی۔ اجتماع میں آنے والے مہتمم حضرات کے استقبال کے لیے باقاعدہ کاونٹر بنایا گیا تھا جس میں تمام آنے والے شرکاء کا اندراج کیا جاتا۔ اجتماع کا آغاز سوا گیارہ بجے دوپہر تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ تلاوت کے بعد بندہ نے اجتماع کے مقاصد سے متعلق مختصر گزارشات پیش کیں جس کے بعد بندہ نے وفاق کی مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن اور اقراء روضۃ الاطفال ٹرسٹ کے نائب مدیر مفتی خالد محمود صاحب کو وفاق کی اہمیت کے حوالے سے گفتگو کی دعوت دی۔ مفتی خالد محمود نے اپنے خطاب میں کہا کہ دینی مدارس نے انتہائی نامساعد حالات میں معاشرے میں دینی تعلیم کے فروغ کے لیے مثالی خدمات سرانجام دی ہیں اور اخلاص اور للّٰہیت کی بنیاد پر قائم رہ کر اور اجتماعیت کو قائم رکھ کر ہم آگے بڑھ سکتے ہیں۔ وفاق المدارس ہم سب کا گھر ہے اور ہمیں مل کر اس ادارے کی ترقی کے لیے کام کرنا ہے۔

مفتی خالد محمود کے بیان کے دوران حضرت صدر وفاق علامہ ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب مدظلہ تشریف

لائے تو مفتی صاحب نے اپنا بیان مختصر کر دیا۔ڈاکٹر صاحب نے اپنے کلیدی خطاب میں اپنے انتہائی دردمندانہ اور شفیقانہ انداز میں نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

''دینی مدارس اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا انعام ہیں اور وفاق المدارس تمام مدارس کے لیے ماں کا درجہ رکھتی ہے۔ ہمیں چاہیے کہ اجتماعیت کو فروغ دیں اور نظم وضبط کی پاسداری کریں۔اپنے اپنے اداروں میں بہتر نظم ونسق،صفائی ستھرائی اور معیاری تعلیم کا نظام قائم کرنے کی کوشش کریں۔اساتذہ اور عملہ کا انتخاب صرف اہلیت اور باعمل ہونے کی بنیاد پر کریں،اقربا پروری کا تاثر پیدا ہونے نہ دیں،تعلیم وتربیت کے امور کی نگرانی کریں۔طلبہ کو تعلیم کے لیے صاف ستھرا ماحول،معیاری کھانا اور علاج معالجے کی سہولیات کی فراہمی کو اپنی ذمہ داری سمجھیں اوران کی اخلاقی تربیت پر خاص توجہ دیں کیونکہ اسلام میں تعلیم اور تربیت لازم وملزوم ہیں۔نمازوں کا خصوصی اہتمام ہونا چاہیے کیونکہ نماز دین کی بنیاد ہے۔آپ نے کہا کہ اسلام میں عبادات کا نظام بھی نظم وضبط اور اوقات کار کی پابندی کا درس دیتا ہے۔اس لیے ہمیں دنیا کے سامنے نظم وضبط کا بہترین نمونہ پیش کرنا چاہیے۔''

حضرت ڈاکٹر صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے فکر انگیز بیان کے بعد اجتماع اختتام پذیر ہوا جس کے بعد تمام شرکاء کے لیے حضرت ڈاکٹر صاحب کی جانب سے ضیافت کا اہتمام جامعہ کی نئی عمارت میں کیا گیا۔

اگلا اجتماع مورخہ ۳ جنوری بروز منگل جامعہ دارالعلوم کراچی میں دوپہر گیارہ بجے منعقد ہوا جس میں ضلع جنوبی اور ملیر کے مدارس کے مہتممین نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔اجتماع کی نقابت دارالعلوم کے استاذ مولانا ڈاکٹر اعجاز صمدانی نے کی جبکہ اس اجلاس میں وفاق کے مرکزی دفتر کے ناظم مولانا مفتی عبدالمجید نے خصوصی طور پر شرکت کی۔تلاوت کلام پاک اور نعت کے بعد دارالعلوم کراچی کے استاذ حدیث، مولانا عزیز الرحمٰن نے اپنے خطاب میں دینی مدارس کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرنے کے ساتھ ساتھ تعلیم وتربیت کے معیار کو بہتر بنانے کی ضرورت پر زور دیا اور کہا کہ ہمیں اپنے کردار پر فخر اور شکر ادا کرنا چاہیے تاہم ساتھ ہی ہمیں مدارس کا تعلیمی معیار بہتر بنانے پر بھی توجہ دینی چاہیے اوراس امر پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہیے کہ ہمارے فضلا معاشرے میں کتنا موثر ثابت ہوتے ہیں۔ ہمیں اس بات کا ادراک ہونا چاہیے کہ ہم اس وقت عالمی سطح پر زیر نظر ہیں۔ ہمیں سوچنا چاہیے کہ ہمارے پاس طلبہ 10 سے 16 سال تک تعلیم حاصل کرتے ہیں تو ان میں کتنا جوہر قابل ہوتا ہے جو ہم معاشرے کو فراہم کرتے ہیں۔دارالعلوم کراچی کے ناظم تعلیمات مولانا راحت علی ہاشمی نے کہا کہ وفاق ہماری اجتماعیت کا مظہر ہے۔یہ ایک چھت کی مانند ہے جو ہم سب کو سایہ فراہم کرتا ہے۔ہمیں اتحاد واتفاق کو قائم رکھنا ہے،اجتماعیت کو قائم رکھنے کے لیے ہر ادارے کو رائے اور تجویز دینے کا حق ہے لیکن جو فیصلہ ہوجائے اس پر سب کو خوش دلی کے ساتھ عمل کرنا

چاہیے۔ مولانا کے بیان کے بعد بندہ کو کچھ گزارشات پیش کرنے کا حکم دیا گیا تو بندہ نے محدث العصر حضرت علامہ محمد یوسف بنوریؒ کے حوالے سے عرض کیا کہ حضرت اپنے ساتھی مدرسین سے فرمایا کرتے تھے کہ ہم سب ایک کشتی کے سوار ہیں۔ یہاں کوئی مالک اور ملازم نہیں ہے۔ ہمیں بھی یہی طرز عمل اختیار کرنا چاہیے۔ تمام مدارس ایک کشتی کے سوار ہیں اور ہر مدرسہ اپنی جگہ پر وفاق المدارس کا ذمہ دار ہے۔ بندہ نے اعلان کیا کہ مدارس کے اساتذہ کی تربیت کے لیے وفاق المدارس کی جانب سے تربیت معلمین کورس شروع کیا جائے گا۔

نائب صدر وفاق اور صدر جامعہ دارالعلوم کراچی حضرت مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہم اجتماع کے آخر میں کلیدی خطاب کے لیے تشریف لائے اور انتہائی فکر انگیز گفتگو کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:

''دینی مدارس امت کا سرمایہ ہیں اور یہ پوری دنیا میں اشاعت اسلام کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں' اس لئے دشمنان اسلام نے مدارس کو اپنا ہدف بنایا ہوا ہے۔ دین کے تمام شعبوں کے احیاء کے لیے علم دین بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ علم کے بغیر جہاد فساد اور تبلیغ جہالت کی تبلیغ بن جائے گی جبکہ سیاست لوٹ مار کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ جہاد' تبلیغ اور اسلامی سیاست سب علم دین پر موقوف ہیں۔ دینی مدارس کی برکت سے پوری دنیا میں اسلامی شعائر زندہ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام دشمن قوتوں نے دینی مدارس کو اپنا خاص ہدف بنا رکھا ہے۔ اہل مدارس اپنی صفوں میں اتحاد و اتفاق برقرار رکھیں اور طلبہ کی تربیت پر خصوصی توجہ دیں طلبہ کو سیاسی سرگرمیوں اور دیگر غیر تعلیمی مصروفیات سے بچایا جائے۔''

اجتماع کے اختتام پر دارالعلوم کراچی کی جانب سے دارلعلوم کے جدید مطعم میں مہمانوں کے لیے ضیافت کا اہتمام کیا گیا۔

تیسرا اجتماع مورخہ ۷ جنوری بروز اتوار جامعہ بنوریہ عالمیہ سائٹ میں منعقد ہوا۔ یہ اجتماع بعد از نماز ظہر جامعہ بنوریہ کی جامع مسجد میں ہوا۔ بندہ نے شرکاء کو اجتماع کے مقاصد کے حوالے سے آگاہ کیا اور وفاق کی طرف سے امتحانی نظام کی بہتری سے متعلق کیے گئے اقدامات اور حالیہ فیصلوں سے متعلق گزارشات پیش کیں۔ برادرم مفتی خالد محمود صاحب نے اپنے خطاب میں اجتماعیت، نظم وضبط اور اخلاص وللہیت پر توجہ دینے پر زور دیا۔ دارالعلوم الصفہ کراچی کے مدیر حضرت مولانا قاری حق نواز نے دل نشین خطاب کیا اور مدارس دینیہ کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد جامعہ عثمانیہ شیر شاہ کے مہتمم اور جمعیت علماء اسلام کے صوبائی نائب امیر مولانا قاری محمد عثمان نے خطاب کیا اور کہا کہ وفاق المدارس العربیہ مدارس دینیہ کا ایک مثالی تعلیمی بورڈ ہے، انہوں نے کہا کہ دینی مدارس ملک کی نظریاتی سرحدات کی محافظ ہیں، معاشرے میں دینی مدارس کے کردار سے خائف عناصر نے ہمیشہ مدارس

کے خلاف پروپیگنڈا کیا ہے لیکن الحمدللہ پاکستان سمیت دنیا بھر کے مسلمان دینی مدارس پر اعتماد رکھتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ وفاق المدارس العربیہ سے ملحق مدارس میں طلبہ کی تعداد میں سالانہ ہزاروں کے حساب سے اضافہ ہورہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دینی مدارس معاشرے کو بہترین افراد ہی مہیا نہیں کررہے ہیں بلکہ تعلیم کے فروغ میں دینی مدارس کا کردار سب سے نمایاں ہے۔ قاری محمد عثمان نے شعبہ تحفیظ القرآن کے امتحانات کو مزید بہتری لانے کی کوششوں کے ساتھ، امتحانی حوالے سے چھوٹے مدارس سے مشاورت کا اہتمام کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔
جامعہ بنوریہ عالمیہ کے ناظم تعلیمات اور شیخ الحدیث مولانا عبدالحمید غوری نے کہا کہ وفاق المدارس تعلیمی بورڈ ہے جس طرح مہتممین کی مجلس عاملہ تشکیل دی گئی ہے، اسی طرح مدارس ناظمین کی بھی مجلس عاملہ تشکیل دینے کی ضرورت ہے، اس سے مستقبل میں تعلیمی اصلاحات کے حوالے سے بھرپور فائدہ ہوگا۔

اس طرح وفاق المدارس کے زیر اہتمام علاقائی سطح پر اجتماعات کے انعقاد کا یہ پروگرام بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ ربیع الثانی کے مہینے میں ان اجتماعات کے انعقاد کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ وفاق کے سالانہ امتحانات کے بہتر نظم و نسق کے لیے اہم مدارس کی تجاویز پر پیشگی غور خوض کیا جاسکے تاکہ امتحان کے قریب آنے پر انتظامی مشکلات کو کم سے کم سطح پر لایا جاسکے۔

وفاق المدارس العربیہ کے ان اجتماعات میں تمام اضلاع کے مہتمین اور ذمہ دار حضرات نے بھرپور ذوق وشوق کے ساتھ شرکت کی اور تینوں اجتماعات انتہائی خوش اسلوبی سے انعقاد پذیر ہوئے۔ ان اجتماعات کا کامیاب بنانے کے لیے وفاق کے ضلعی مسئولین اور سرپرست حضرات حضرت مولانا قاری حق نواز، مولانا محمد ابراہیم سکر گاہی، مولانا اکرام الرحمٰن، مولانا عبیدالرحمٰن چترالی، مولانا الطاف الرحمٰن اور دیگر ساتھیوں نے بھرپور محنت کی اور ایک ایک مدرسے سے رابطے میں رہے اور تمام انتظامات کو سلیقے کے ساتھ سنبھالا۔ فجزاھم اللہ خیرا۔

=☆=☆=

اے سعادت مند بھائی!......آدمی کو جس طرح حق جل وعلا کے اوامر کی فرمانبرداری اور نواہی سے دوری کے سوا چارہ نہیں ہے، اسی طرح مخلوق کے حقوق کی ادائیگی کی رعایت اور اس کے ساتھ غم خواری کرنے کے سوا چارہ نہیں۔ التعظیم لامر اللہ والشفقۃ علیٰ خلق اللہ ......یعنی اللہ کے حکم کی تعظیم اور اللہ کی مخلوق پر شفقت کرنا) انہی دو حقوق کی ادائیگی کا بیان کرتی ہے، اور دونوں کی رعایت کرنے پر دلالت کرتی ہے۔ پس ان حکموں میں سے ایک پر انحصار کرنا کوتاہی ہے، لہٰذا مخلوق کے حق کی ادائیگی کا بوجھ اٹھانا بھی ضروری ہے۔ (امام ربانی مجدد الف ثانی رحمہ اللہ)